إثبات سنية الجبة

والتنبيه على من أنكر هذه السنة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين والصحابة والتابعين ومن تبعهم إلى يوم الدين اللّٰهُمَّ اجعلنا منهم آمين يا رب العالمين

الجبة – یہ ایک عربی لباس ہے۔ عرب میں مستعمل اور معروف ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ صحابۂ کرام اور ان کے بعد کے علماء اور مشائخ اس سنت پر عمل کرتے رہے ہیں۔ خاص طور سے عرب ملکوں میں۔ بعض عجم ملکوں میں بھی۔ بعض لوگ جنکو علم نہیں ہے اس سے انکار کرتے ہیں۔ اسلئے ایسی روایتیں ذکر کیجاتی ہیں جن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے جبّوں کا ذکر ہے۔ تاکہ نہ جاننے والوں کو تنبیہ ہو اور مسلمان خاص طور سے علماء اور مشائخ اس سنت پر عمل کریں اور دوسروں کو بتائیں تاکہ سو شہیدوں کا ثواب حاصل کریں۔ وما ذلك على الله بعزيز

جبہ چونکہ عربی لباس اور عربی لفظ ہے اسلئے اسکی وضاحت عربی لغت کی کتابوں سے کیجاتی ہے

المعجم الرائد میں لکھاہے- ثوب طويل واسع الكمين يُلبس فوق الثياب

المنجد میں ہے– ثوب واسع يلبس فوق الثياب

المعجم الغنی میں ہے-جَاءَ لاَبِساً جُبَّةً بَيْضَاءَ لِبَاساً فَضْفَاضاً يُلْبَسُ فَوْقَ الثِّيَابِ (فَضْفَاضَةٌ وفُضَافِضةٌ: واسعةٌ ١٢ المنجد)

اللغة العربية میں ہے- ثوب للرجل واسع الكُمَّين مفتوح الأمام يُلبس عادة فوق ثوب آخر

المعجم الوسيط میں ہے- ثوب سابغ واسع الكمين مشقوق المُقدَّم يلبس فوق الثياب

سنیت کے دلائل

۱-بخاری شریف میں کتاب العیدین میں یہ روایت ہے۔ باب ما جاء في العيدين والتجمل فيهما

عن ابْنَ عُمَرَ، قَالَ أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَخَذَهَا فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم " إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ " الى آخر الحديث

وہ جبہ ریشم کا تھااور ریشم کا کپڑا مردوں کے لئے منع ہے اسلئے آپ نے نہیں لیا۔ ورنہ لیتے اور اس سے تجمل فرماتے۔ اس سے امام بخاری کا مقصد حاصل ہوا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ لکھتے ہیں۔ ووجه الإستدلال به من جهة تقريره صلى الله عليه وسلم لعمر رضي الله عنه على أصل التجمل للجمعة وقصر الإنكار على لبس مثل تلك الحلة لكونها كانت حريراً پھر حافظ نے ایسی روایتیں ذکر کیں جن میں جمعہ کے دن سب سے اچھا کپڑا پہننے کا ذکر ہے۔ (فتح الباری، کتاب الجمعہ ۱/۳۷۴) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جبہ احسن الثیاب میں داخل ہے۔ فافهم

یہاں عید اور وفود کا ذکر ہے۔ کتاب الجمعہ میں جمعہ اور وفود کا ذکر ہے دونوں صحیح ہے ایک نافع کی روایت ہے دوسری سالم کی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کہا ہوگا (فتح الباری ۱/۲۳۹)

۲-امام بخاری نے اپنی کتاب الادب المفرد میں یہ حدیث ذکر کی۔ عبد اللہ مولی اسماء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء (بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما) نے طیلسان کا ایک جبہ نکالا۔ اس پر دیباج (ریشم) کا ایک بالشت کا گریبان تھا اور اسکے دونوں جانب جو چاک تھا وہ بھی ریشم سے گوٹ لگایا ہوا تھا۔ فرمایا یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے جو وفود کے آنے پر پہنتے تھے اور جمعہ کے دن بھی (الادب المفرد حدیث نمبر ۳۴۸)

یہ شگاف اور چاک دائیں بائیں نہیں تھا بلکہ آگے پیچھے تھا۔ حوالہ آگے آرہا ہے۔

أَخْرَجَتْ إِلَيَّ أَسْمَاءُ جُبَّةً مِنْ طَيَالِسَةٍ عَلَيْهَا لَبِنَةُ شِبْرٍ مِنْ دِيبَاجٍ ، وَإِنَّ فَرْجَيْهَا مَكْفُوفَانِ بِهِ ، فَقَالَتْ : هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَلْبَسُهَا لِلْوُفُودِ ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۳- امام مسلم نے اپنی صحیح میں انہی عبد اللہ مولی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنھما سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں کے مجھکو حضرت اسماء نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام کہتے ہیں (۱) کپڑے میں نقش و نگار (۲) اُرجوانی رنگ کی زین پوش (۳) اور پورے رجب کے مہنے کا روزہ، تو عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما نے جواب میں فرمایا تم نے رجب کا تذکرہ کیا۔ تو اسکا کیا حال ہوگا جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے (یعنی میں تو ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں، رجب میں بھی۔ تو میری طرف یہ نسبت صحیح نہیں) اور کپڑے میں نقش کی جو بات تم نے کی تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ریشم صرف وہ پہنتا ہے جسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں تو میں ڈرا کہ شاید (ریشم کا) نقش بھی اس میں داخل ہو (اسلئے پرہیز کرتا ہوں) اور رہی اُرجوانی زین پوش؟ تو یہ ہے میری زین پوش ارجوانی ہے۔ (میری طرف اسکی حرمت کی نسبت صحیح نہیں ہے)

(عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں لوٹ کر حضرت اسماء رضی اللہ عنھا کی طرف آیا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کا جواب سنایا تو انھوں نے ایک جبہ نکالا اور فرمایا۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے۔ وہ جبہ کسروانی چادر کا تھا۔ اس میں گریباں ریشم (دیباج) کا تھا۔ اور دو شگاف تھے اسکا گوٹ بھی ریشم کا تھا۔ مکفوف کا مطلب ہوتا ہے کنارے کو موڑ دینا۔ یہ دامن میں ہوتا ہے۔ اور شگاف میں اور دونوں آستینوں میں (نووی)

یہ دونوں چاک اور شگاف آگے پیچھے ہوتے تھے۔ شارح ابّی نے اسکو ذکر کیا (بذل المجھود ۶٫ ۴۶ میں بھی یہی لکھا ہے مطبوعۃ مکتبۃ قاسمیۃ ملتان پاکستان)

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالَسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رضى الله عنها حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى نَسْتَشْفِي بِهَا .(مسلم ۲،۱۹۰ قدیمی کتب خانہ)

باب تحريم إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء رقم الحدیث ۲۶۹ حضرت اسماء فرماتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پہنا کرتے تھے۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے پاس تھا ان کے انتقال کے بعد میں نے لے لیا۔ ہم اسکو بیماروں کیلئے دھویا کرتی تھیں۔ اس کے ذریعہ شفا طلب کرتی تھیں۔ اس سے جبہ کے استعمال کی سنیت معلوم ہوئی۔

۴-امام ترمذی رحمہ اللہ نے جامع ترمذی میں یہ روایت ذکر کی، اور فرمایا حسن صحیح سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پوتے واقد بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں انکی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھ سے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے بتایا کہ میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پوتا ہوں۔ واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ۔ یہ سنکر روپڑے اور فرمایا۔ تم سعد کے مشابہ ہو۔ سعد بڑے اور لمبے لوگوں میں سے تھے ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیباج کا ایک جبہ بھیجا گیا۔ جس میں سونا بُنا ہوا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پہنا اور منبر پر چڑھے۔ کھڑے ہوئے یا بیٹھے تو لوگ اسکو ہاتھ سے چھونے لگے اور کہنے لگے ایسا کپڑا ہم نے نہیں دیکھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے تم تعجب کرتے ہو؟ سعد کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔ ترمذی نے فرمایا۔ باب میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث ہے۔ یہ وہی حدیث ہے جو پہلے ذکر ہوئی ۔ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم جُبَّةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٌ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ إلى آخر الحديث-ترمذی كتاب اللباس رقم ۱۷۲۳

نوٹ۔ یہ واقعہ ریشم کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے۔ مسند احمد کی روایت میں اسکی وضاحت آئی ہے (تحفۃ الاحوذی) اور یہ جبہ دومۃ الجندل کے سردار اکیدر نے ھدیہ میں بھیجا تھا۔ (بخاری ۲۶۱۶ باب صفۃ الجنۃ ۴۶۰)

۵-نسائی نے شداد بن الھاد رضی اللہ عنہ سے ایک قصہ ذکر کیا کہ ایک دیہاتی آکر مسلمان ہوئے اور فرمایا کہ میں اسلئے مسلمان ہوا ہوں کہ یہاں حلق میں مجھے تیر لگے اور میں شہید ہو جاؤں۔ حلق کیطرف اشارہ کیا۔ کچھ دنوں کے بعد جہاد میں گئے اور وہیں تیر لگا اور شہید ہوگئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (مبارک) جبہ میں کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھائی اور جو دعا آپکی سنائی دی اس میں یہ بھی تھا۔ یا اللہ آپ کا یہ بندہ ہجرت کرکے آپکے راستے میں نکلا اور شہید ہوا میں اس کے لئے گواہ ہوں۔ نسائی ۱۹۵۳ یہ حدیث صحیح ہے

٦- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث، غزوہ تبوک کے سفر میں یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ صبح کو آپ قضاء حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ پھر واپس آئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ وضوء کرانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شامی رومی جبہ پہنے ہوئے تھے جسکی آستینیں تنگ تھیں۔ آپنے ہاتھوں کو آستینوں سے نکالا اور دھلا۔ سر کا مسح کیا اور موزے پہنے ہوئے تھے۔ ان پر بھی مسح کیا۔ یہ حدیث بخاری شریف میں بہت سی جگہوں پر آئی ہے۔ صحیح مسلم اور سنن وغیرہ میں بھی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب اللباس میں ایک باب قائم کیا۔ باب من لبس جبة ضيقة الكمين في السفر - جو سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہنے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام بخاری گویا اشارہ کر رہے ہیں کہ مسافر کو ضرورت ہوتی ہے تو سفر میں ایسا لباس پہنتا ہے جسکی حضر میں عادت نہیں ہوتی (فتح الباری، کتاب اللباس ۲، ۸۶۲) یعنی سفر میں ضرورت کی وجہ سے تنگ آستینوں والا جبہ پہنا یہ جبہ اون کا تھا۔ اس پر بھی باب قائم کیا۔ باب لبس جبة الصوف في الغزو اور وہی حدیث ذکر کی۔ اس میں شام کا لفظ نہیں ہے۔ صوف کا ہے (۲،۸۶۳)

عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضى الله عنه، كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي سَفَرٍ(تبوك) فَقَالَ " يَا مُغِيرَةُ، خُذِ الإِدَاوَةَ ". فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى.(بخاري ٣٦٣/٥٧٩٨/جبة من صوف ٥٧٩٩ ضيقة الكمين ٢٩١٨

لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ(ترمذی ١٧٦٨ حديث حسن صحيح)نسائی ١٢٥ صحيح وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ مِنْ جِبَابِ الرُّومِ(ابو داود ١٥١ صحيح)

۷- سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ نے وضوء فرمایا۔ آپ پر اون کا جبہ تھا۔ اس کو پلٹا اور چہرہ کو پونچھا۔ (ابن ماجہ ۴۶۸ / ۳۵۶۴)ضعیف

تَوَضَّأَ فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَه

۸- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے۔ آپ پر اون کا رومی جبہ تنگ آستین والا تھا اس میں آپنے ہمکو نماز پڑھائی۔ اس کے علاوہ کوئی اور کپڑا آپ پر نہیں تھا (ابن ماجہ ۳۵۶۳)ضعیف

بعض انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے جبوں کا ذکر

۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم وادی ازرق سے گزرے تو صحابہ سے پوچھا یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے بتایا۔ وادی ازرق ہے فرمایا۔ گویا میں موسی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں پہاڑی راستہ سے اتر رہے ہیں اور تلبیہ پڑھ رہے

ہیں۔ پھر ہرشی میں پہونچے تو پوچھا یہ کون سا پہاڑی راستہ ہے؟ کہا گیا یہ ہرشی کا ثنیہ (پہاڑی راستہ) ہے تو فرمایا۔ گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہاہوں سرخ اونٹنی پر سوار ہیں پیچدار بال والے ہیں۔ ان پر اون کا جُبہ ہے۔ انکی اونٹنی کی لگام کھجور کی چھال کی ہے۔ تلبیہ پڑھ رہے ہیں۔ ابن حنبل نے اپنے استاذ ھشیم سے نقل کیا کہ مراد کھجور کی چھال ہے۔ مسلم ١٦٦ص ١،٩٤ نسخہ قدیمی کتب خانہ باب الاسراء

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ هُشَيْمٌ يَعْنِي لِيفًا.

٢-ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسی علیہ السلام نے جب اللہ تعالے سے بات کی تو ان پر اُون کا کنبل تھااور اون کا جبہ تھااور اون کی ٹوپی اور اون کا پائجامہ تھا(ترمذی ١، ٢٠٢ باب ماجاء فی لبس الصوف)

بعض صحابہٴ کرام رضي اللہ عنھم کے جبے

١-یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی جعرانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان پر اون کا جبہ تھااور وہ احرام باندھے ہوئے تھے خلوق یازرد خوشبو بھی لگائے ہوئے تھے۔ آکر مسئلہ پوچھا کہ محرم جبہ پہنے ہوئے ہو اور خوشبو بھی لگائے ہوئے تو اسکا کیا حکم ہے؟ آپنے تھوڑی دیر اسکی طرف دیکھا پھر آپ پر وحی آئی اس کے بعد فرمایا۔ جو خوشبو تم کو لگی ہوئی ہے اسکو تین دفعہ دھل دو اور یہ جبہ نکال دو

یہ حدیث صحیح بخاری میں کئی جگہ ہے۔ ۱۸۴۷، ۴۳۲۹، ۴۹۸۵ مسلم میں بھی کئی بار آئی ہے دوسری کتابوں میں بھی ہے۔ اس میں تفصیل بھی ہے۔ ہم نے بقدر ضرورت حصہ لے لیا

جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ وفي رواية وعَلَيْهَ أَثَرُ خَلُوقٍ أَوْ قَالَ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فقَالَ وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الْوَحْيُ" أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ " بخاری ۴۳۲۹

نوٹ۔ ریشم کا کپڑا مردوں کیلئے پہلے جائز تھا۔ پھر حرام کیا گیا جیسا کہ پہلے گزرا بعض صحابہ کرام نے نہ جاننے کی وجہ سے ریشم کا جبہ پہن لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے. جب دیکھا توریشم کا ہونے کی وجہ سے منع کیا۔ ایسی روایتوں سے یہ معلوم ہوتاہے کہ یہ لباس عربوں میں رائج تھا۔

۲-ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی بحرین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو سلام کیا تو آپنے جواب نہیں دیا۔ ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور ان پر ریشم کا جبہ تھا۔ وہ غمگین واپس ہوئے اور اپنی بیوی سے شکایت کی۔ اس نے کہاان دونوں کو نکالدو۔ شاید انکی وجہ سے آپ ناراض ہیں۔ ان کو نکال کر گئے تو آپ نے جواب دیا۔ الی آخر الحدیث

الادب المفرد ۱۰۲۲

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ، وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةُ حَرِيرٍ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ مَحْزُونًا، فَشَكَا إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَتْ: لَعَلَّ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَجُبَّتَكَ وَخَاتَمَكَ، فَأَلْقِهِمَا ثُمَّ عُدْ، فَفَعَلَ، فَرَدَّ السَّلاَمَ... الى آخر الحديث

۳-عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں-ہملوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک دیہاتی آدمی آیا۔ اس پر سیجان کا جبہ تھا(اس نے کچھ بات کی) تو آپنے اس کے جُبّہ کے گریبان کو پکڑااور فرمایا۔ کیامیں تم پر ناسمجھ کالباس نہیں دیکھ رہا ہوں (الادب المفرد ۵۴۸)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلَيْهِ جُبَّةُ سِيجَانٍ، حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم...فَأَخَذَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ فَقَالَ: أَلاَ أَرَى عَلَيْكَ لِبَاسَ مَنْ لاَ يَعْقِلُ؟ الى آخر الحديث (أيضا)

بعض تابعیں کے جبے

۱- علی بن زید فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو سالم بن عبد اللہ بن عمر کے پاس حاضر ہوا۔ میرے اوپر خز (ریشم) کا جبہ تھا۔ سالم نے فرمایاان کپڑوں کے ساتھ تم کیا کرتے ہو۔ میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے اپنے والد عمر بن الخطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسکو صرف وہی پہنتاہے۔ جسکا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ (مسند احمد ۳۴۵)

۲-امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے پاس دو جبے تھے ایک فنک کادوسرا سنجاب کا
(عقود الجمان ۳۰۱)

(فنک) ایک جانور ہوتا ہے۔ لومڑی کی طرح اسکی کھال کو بھی فنک کہتے ہیں (المعجم الوسیط)
(سنجاب) چوہے سے ذرا بڑا جانور جس کی ملائم پشم دار کھال کی پوستین بناتے ہیں (فیروز اللغات)

۴-موطا مالک میں ایک قصہ آیا ہے۔ کہ سھل بن حنیف رضي الله عنه نے اپنا جبہ نکالا وہ بہت خوبصورت آدمی تھے تو عامر بن ربیعہ کی نظر ان پر پڑی تو فرمایا میں نے ایسی جلد کبھی نہیں دیکھی۔ انکی بڑی نظر ان کو لگ گئی اور بیمار ہو گئے الخ (موطأ ۲۷۰۷)

خلاصۂ کلام

بحمد اللہ تعالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت امت میں زندہ ہے۔ عرب ملکوں میں اور افریقہ کے ملکوں میں بھی علماء اور مشائخ میں اسکا استعمال جمعہ اور دوسرے مواقع میں دیکھا جاتا ہے عرب کے لوگ دوسرے ملکوں میں گئے امریکہ اور یورپ وغیرہ کے علاقہ میں تو وہاں بھی استعمال کرتے ہیں۔ ہر جگہ اس سنت پر عمل کرنا چاہئے۔ عمامہ کی سنت بھی دنیا کے مختلف علاقوں میں زندہ ہے۔ جہاں نہیں ہے وہاں بھی زندہ ہونی چاہئے۔
پانچوں وقت فرض نماز کی ادائیگی بھی زندہ ہے۔ بہت سے مسلمان پڑھتے ہیں۔ لیکن اکثر مسلمان اس سے غافل ہیں۔ تمام مسلمانوں میں اسکو زندہ ہونا چاہئے۔ اسکی محنت کی بھی ضرورت ہے۔
نماز سنت کے مطابق ہوگی تو پورا فائدہ دیگی۔ ورنہ لعنت کا سبب ہوگی جیسا کہ صحیح احادیث میں آیا ہے۔ اور حضرت مولانا شیخ محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ نے فضائل نماز میں لکھا ہے کہ عام لوگوں کی نماز ایسی ہی ہے۔ اسی لئے امت تباہ وبرباد ہو رہی ہے۔
اس لئے نمازوں کو سنت کے مطابق بنانے کیلئے بھی محنت کی ضرورت ہوگی کچھ مسلمان ماشاء اللہ گناہوں سے دور رہنے کا اہتمام کرتے ہیں اور گناہ ہو جائے تو توبہ کر لیتے ہیں۔ سنتوں کا اہتمام کرتے ہیں۔
لیکن اکثر مسلمان گناہوں میں مبتلا ہیں۔ چھوڑنے کو تیار نہیں۔ سنتوں کا اہتمام نہیں۔ ان پر بہت محنت کی ضرورت ہے۔ یہ سب ہماری ذمہ داری ہے۔ کتاب وسنت کی نصوص اسکو بتلاتی ہیں۔ اسلئے ہاتھ زبان اور دل تینوں استعمال کرنا چاہئے۔ لوگوں سے ملنا چاہئے۔ ان کے پاس جانا چاہئے۔ اور ان کو نیک ماحول میں لاکر انکی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔ اس سے خود اپنی اصلاح ہوگی اور نجات آسان ہوگی -اللہ تعالے اسکی توفیق ہم سب کو ارزانی فرمائے۔ آمین

فضل الرحمن اعظمی آزادول ۸ رجب ۱۴۴۵ھ ۲۰،۱، ۲۰۲۲